اداریہ

پاکستان کو تجربہ گاہ نہ بنایا جائے

مستقبل میں پاکستان کے نصیب میں کونسا نظام آتا ہے اس بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے۔ چونکہ چوّن سال سے ہم اس کا فیصلہ نہ کر سکے۔ اور وطن عزیز میں مختلف تجربات ہوتے رہے ہیں۔ صدارتی اور پارلیمانی نظام کے ساتھ ساتھ یہاں کئی مرتبہ مارشل لاء کی چھتری بھی تانی گئی۔ لیکن قوم کی بدنصیبی کہ کسی نظام نے انہیں خوشیاں نہ دیں اور نہ ہی ملک عزیز کو یہ نظام راس آئے۔ اور دن بدن یہاں مسائل میں اضافہ ہوتا رہا۔ اور ملک کی معیشت غیر ملکی قرضوں تلے دبتی چلی گئی۔ لوٹ مار کا بازار گرم رہا۔ ہر آنے والا ملکی وسائل سمیٹ کر چلتا بنا۔ یہ کھیل عرصہ دراز سے کھیلا جارہا ہے۔ قوم کی بے بسی ہے۔ کہ روشن اور پرامید مستقبل کے شوق میں کبھی پیپلز پارٹی کو موقع دیتی ہے تو کبھی مسلم لیگ کو لیکن مایوسی اور ناامیدی کے سوا قوم کو کچھ نہ مل سکا۔ زخم خوردہ قوم کے زخموں پر نمک پاشی اتحادی سیاست کے ذریعے کی جاتی ہے جو پہلے سیاسی حکومت کے خلاف تحریک چلاتی ہیں۔ اور جس کے نتیجے میں جمہوری حکومت کو چلتا کر کے عسکری حکومت قائم ہوتی ہے۔ اور پھر عسکری حکومت کے خلاف دوبارہ سیاسی اتحاد بنایا جاتا ہے تا کہ جمہوری حکومت بنائی جاسکے۔ اور عسکری حکومت ختم کی جاسکے۔ یہ کھیل قیام پاکستان سے جاری ہے۔ جس میں کھلاڑی بدلتے ہیں لیکن بدقسمتی سے انکا کپتان ایک ہی ہے۔ نوابزادہ نصر اللہ خاں جو عمر کے اس حصے میں ہیں جہاں اب انہیں آخرت کی فکر دامن گیر ہونی چاہیئے۔ لیکن صاحب نے سیاست کھیلنے کا شوق پایا ہے۔ اور اسکے لیے تختہ مشق پاکستان کو بنایا ہے۔ جس کے لئے دیگر سیاسی جماعتیں بھی بھرپور تعاون کرتی ہیں۔ اور صاحب اپنا شوق پورا کرتے ہیں۔

قوم کے ساتھ اس سے بڑا سنگین مذاق اور کیا ہوگا۔ کہ ابھی ایک سال قبل انہی بزرگوں نے اتحاد قائم کر کے ایک جمہوری منتخب حکومت کے خلاف تحریک چلائی اور فوج کا راستہ ہموار کیا۔ لیکن اب عسکری حکومت سے اکتا کر اسی جماعت کے ساتھ اتحاد کیا ہے۔ تا کہ جمہوریت کی بحالی کیلئے تحریک چلائی جاسکے۔ اس منافقت کو کیا نام دیں۔

یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے گا۔ اس لئے ہم یہاں یہ عرض کرنا چاہیں گے کہ اب یہ کھیل ہمیشہ کیلئے ختم ہونا چاہیئے اور پاکستان کو مزید تختہ مشق نہ بنایا جائے۔ کیونکہ یہ وطن اب مزید کسی تجربے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمام سیاسی جماعتوں کو بصیرت سے کام لینا چاہیئے کہ وہ ایسے مکار اور مفاد پرست رہنماؤں کے آلہ کار نہ بنیں۔ بلکہ دانشمندی کا ثبوت دیں اور وطن عزیز اور قوم کے مفاد کو مدنظر رکھیں۔ خاص کر مسلم لیگ کے قائدین کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ چونکہ یہ ایک نظریاتی جماعت ہے۔ اسلئے ایسے لوگوں کے ساتھ قطعاً تعاون نہیں کرنا چاہیئے جو پاکستان کے بنیادی مقاصد سے اختلاف رکھتے ہوں۔ اور پھر مسلم لیگ کے وہ قائدین جو ہم خیال گروپ کی صورت میں علیحدہ ہوئے ہیں۔ ان سے بھی عرض کریں گے۔ کہ ان کے اس قدم سے وہ خود بھی جگ ہنسائی کا سبب بنے ہیں۔ لہٰذا انہیں مل بیٹھ کر مستقبل کی منصوبہ بندی کرنی چاہیئے تا کہ وطن عزیز کو موجودہ مشکل سے نکالا جاسکے۔

روزہ کا اصل مقصد

ہم ماہ رمضان کی برکات سے محروم کیوں؟

ہر عقل مند کا قاعدہ ہے کہ کام کرنے سے پہلے اسکا مقصد اور فائدہ سوچتا ہے۔ اور وہی فائدہ اس کام کی حقیقی روح ہوتی ہے۔ روزہ کی بھی ایک صورت ہے اور دوسری اس کی روح!

صورت تو یہ ہے کہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانا پینا ترک کر دیا جائے اور تعلقات جنسی سے پرہیز کیا جائے اور روح روزہ یہ ہے کہ انسان کے اندر نیکی، تقویٰ اور طہارت پیدا ہو۔ اگر اصل مقصد روزے سے حاصل نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ محنت رائیگاں گئی۔

قارئین! کس قدر بدقسمت ہیں وہ لوگ جن کے پیٹ نے روزہ رکھا، انکی زبان تو پیاسی تھی لیکن دل پیاسا نہیں تھا۔ یہ لوگ کیونکر حوض کوثر سے اس دن اپنی پیاس بجھانے کی توقع رکھتے ہیں۔ جس دن ہر زبان پر پانی پانی کی فریاد ہوگی۔

مذہب اسلام کا مقصد ہے کہ انسان کے اندر اخلاق حسنہ پیدا ہو۔ وہ صفات حمیدہ سے آراستہ ہو جائے، خواہشات نفسانی پر قابو پانے کی اسمیں طاقت پیدا ہو۔ ضبط نفس اور تحمل کا عادی ہو جائے۔ فتنہ انگیزی اور شرارت سے باز آئے۔

شریعت اسلامیہ میں روزہ اسی مقصد کے پیش نظر فرض کیا گیا ہے۔ اسلام کا منشاء ہے کہ روزہ کے ذریعے مسلمان اعلیٰ اخلاق اور معیار زندگی پر پہنچ جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم اپنی بے احتیاطی کے باعث روزہ کے اصل مقصد اور اس کی برکات سے محروم ہیں۔ اسلام انسانیت کا بہت بڑا خیر خواہ ہے۔ اور رمضان المبارک کے مہینے میں مومنوں کو انسانیت کی خیر خواہی کیلئے خدا خوفی، انسانی ہمدردی، مساوات و اخوت کی ترغیبات حاصل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں روزے کی برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین